بہنا کچھ تو خیال کر

ترتیب:

حافظ محمد اکرام



Fehm e isLma Library

﴿فہرست﴾

......﴿حرفِ اول﴾......

میری واجب الاحترام بہنوں! ہم سب مسلمان ہیں، کیا عورت ہونے کے ناطے ہم نے کبھی غور کیا کہ ہمارے سلامتی والے دین اسلام کے آنے سے قبل اس حوا کی بیٹیوں کی کیا حیثیت تھی؟

عورت کو منڈیوں میں بھیڑ بکریوں کی طرح بیچا جاتا تھا۔۔۔۔

عورت کی پیدائش کو منحوس خیال کیا جاتا تھا۔۔۔۔

لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔۔۔

ایک مرد جتنی عورتیں چاہتا گھر میں ڈال لیتا اور جب چاہتا طلاق دے دیتا۔۔۔

عورت واثت سے محروم تھی۔۔۔ گھر کی نوکرانی سمجھا جاتا تھا۔۔۔

غرض یہ کہ عورت کی کوئی عزت نہ تھی۔ عیسائیت کے مطابق عورت لعنتِ ابدی کی مستحق ہے۔ ہندومت میں عورت ستی جیسی گندی رسم کے لائق ہے۔ یہودیت کے مطابق حوا کی بیٹیاں ہمیشہ محکوم رہیں گی۔ یونانی تہذیب میں عورت کو شیطان سے بدتر سمجھا جاتا تھا۔ رومی تہذیب میں عورت کو مجلس میں بولنے کے قابل نہ سمجھا جاتا تھا۔

اسلام نے عورت کو اس کا مقام و مرتبہ دلایا، اس کی کھوئی ہوئی عظمت بحال کی، اس کو گھر کی ملکہ بنایا، اس کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہر لحاظ سے عزت و رفعت بخشی۔ وہ عورت جو ایک ڈیکوریشن پیس یا ٹیشو پیپر بن چکی تھی، اس کی عفت و عصمت کو عوجِ ثریا کی بلندیوں تک پہنچایا، جنت کو ماں کے قدموں تلے رکھ دیا، دو بیٹیوں کی صحیح پرورش پر جنت کی ضمانت دی، بہنوں کی دیکھ بھال پر جنت کا وعدہ کیا، بیوی سے حسنِ سلوک والا انسان خیر الناس کہلایا۔

وراثت میں سے معقول حق دلایا، اسے رحمت قرار دیا، اس کو بولنے کا حق دیا، گواہی کا شرف

بخشا..........لیکن پیاری بہنا!

تجھے کیا ہوا جس دین نے تجھے اس قدر عزت وشرف سے نوازا، تجھے ایک سایہ دار شجر نصیب ہوا، تجھے تیرے آنگن کی بادشاہت دی گئی، تو آج اسی دین کو چھوڑ چکی ہے، اسی دین کے احکامات کو فراموش کر چکی ہے، اسی دین کا مذاق اڑاتی ہے۔

نہ میری بہنا، پلٹ آ۔۔۔۔اس دین کی طرف، جس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں۔وہ دین جو ہماری فطرت کے عین مطابق ہے۔وہ دین جو ماں کی آغوش سے زیادہ پرسکون اور راحت بخش ہے۔

جو ہو چکا، سو ہو چکا۔آج سے تہیہ کر لو کہ میرا پل پل اسلام کے عین مطابق ہوگا، میں محمد ﷺ کی روحانی بیٹی ہونے کا ثبوت دوں گی۔ مجھے اسلام نے عزت دی میں اسلام کو عزت دوں گی۔میرا آئیڈل معاشرہ چودہ صدیاں قبل کا ماحول ہوگا۔میرا لباس امہات المومنین جیسا ہوگا۔میری جاہ ومنزلت خلفاء راشدین کی بیویوں جیسی ہوگی۔میری بود و باش اسلاف کی بیٹیوں جیسی ہوگی۔

آیئے اب اپنی زندگی کی پلک جھپک درست کرنے کے لئے کچھ جائزہ لیتے ہیں:

پردہ:

میری بہنوں اسلام میں پردہ کرنا فرض ہے، یوں کہنا کہ اسلام میں پردہ ہے پردے میں اسلام نہیں، یا یہ کہنا کہ پردہ دل کا ہوتا ہے، حیاء آنکھ میں ہونی چاہیے،،،،،،، یہ اسلام کا مذاق ہے نبی ﷺ کی ایک روحانی بیٹی کا حجاب جب ایک یہودی نے اتارا تو اس کی چیخ کے ساتھ یہ آواز بلند ہوئی تھی۔ ہائے میرا اسلام، ہائے میرا اسلام۔ اللہ اکبر

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے،

يَا اَيُّهَاالنَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۔ ذٰلِكَ اَدْنٰىٓ اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا o

اے نبی ﷺ اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیا کریں، اس طرح وہ پہچان لی جائیں گی (کہ وہ شریف زادیاں ہیں) اور پھر انھیں ستایا نہ جائے گا اور اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

﴿سورۃ احزاب 59﴾

اسلام پردے کا حکم دے کر خواتین کو سکیورٹی فراہم کر رہا ہے تاکہ ان کی عفت وعصمت محفوظ ہو جائے، اور اس بات کی نفی کر رہا ہے کہ پردہ آنکھ کا ہوتا ہے یا حیاء دل میں ہونی چاہیے، اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے اہلِ بیعت کو پردے کا حکم نہ دیتے کیوں کہ اہلِ بیعت تو عفت وعصمت کے امام تھے، ان کی آنکھیں حیاء کے نور سے لبریز تھیں۔

دوسری جگہ فرمایا:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ ۔ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۔

''اے پیغمبر ﷺ کہہ دیجیے مومن عورتوں کو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کرتی پھریں۔ مگر جو ظاہر رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہیں'' ﴿سورۃ نور 31﴾

اور بالخصوص سینے پر یعنی پستانوں پر اوڑھنی اوڑھنے کا کہا گیا، یہ لڑکی کے جسم کا وہ حصہ ہے جو لڑکے کے لئے انتہائی کشش کا باعث ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں اس پر دوپٹہ ڈالا ہی نہیں جاتا۔ گلے میں ہلکی سی چونیرا ڈال کر اس کے پلّو کندھوں کے پیچھے ڈال لئے جاتے ہیں، قبل از

اسلام بھی یہ ہوتا تھا کہ عورتیں چادر سر پر ڈال کر اس کے سرے پیچھے لٹکا لیتی تھیں۔ لہذا سینے کو اچھی طرح ڈھانپنا چاہیے۔ آج کل کس قدر غفلت ہے اس حکم الٰہی کے متعلق، لیکن سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مدینہ کی لڑکیوں نے اپنے تہبند (موٹا کپڑا) پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنالیں۔ ﴿صحیح بخاری، کتاب التفسیر﴾

آج کی لڑکیاں بنتی سنورتی ہی اس لئے ہیں کہ غیر محرم لڑکے دیکھ کر خوش ہوں گے۔ اس آیت میں ایک اور بہت اہم بات بتائی گئی ہے کہ اپنی زینت کی چیزیں زیور، بالیاں، گردن کا ہار، کوکا۔ ٹِکہ، لپ سٹک، وغیرہ جو زینت کی چیزیں ہیں وہ بھی چھپا کر رکھنی ہیں، ان کو ظاہر نہیں کرتے پھرنا۔ دوسری اہم بات یہ کہ کچھ لوگ چہرے کے پردے کو غیر ضروری سمجھتے ہیں، حالانکہ زینت تو ہوتی ہی منہ پر ہے، جو کہ چھپانے کا کہا جا رہا ہے۔

چہرے کا پردہ لازمی ہے:

دلائل﴾..

1۔ قرآن کہتا ہے،

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۚ ﴿سورہ احزاب 53﴾

''اور جب تم نبی ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز مانگا کرو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو۔''

اگر چہرہ نہ چھپانا ہوتا تو پھر اس حکم کی کیا ضرورت تھی؟

2۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

''عورت احرام کی حالت میں نہ نقاب اوڑھے، اور نہ دستانے پہنے''

﴿سنن نسائی۔ کتاب الحج﴾

یعنی اس حالت میں رخصت ہے، اگر چہرہ کا پردہ رائج نہ ہوتا تو آپ ﷺ یہ حکم کیوں دیتے؟

لیکن زیادہ رش کی صورت میں کیا کرنا ہے، آیئے دیکھتے ہیں:

3۔سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم حج میں تھیں، جب راہ گیر آتے، لوگوں کا گزر ہوتا، تو پردہ کر لیتیں، اور جب گزر جاتے تو چھوڑ دیتیں۔ ﴿ ﴾

4۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عورت پوری کی پوری چھپانے کی چیز ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے دیکھتا ہے، اور اللہ کی رحمت سے قریب تر وہ اس وقت ہوتی ہے وہ گھر کے کسی گوشے میں ہو۔ ﴿جامع ترمذی، باب الرضاع﴾

5۔ نبی ﷺ نے اپنی مینگتر کو دیکھنے کا حکم فرمایا، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ہاتھ اور آنکھیں دیکھنے کو کہا۔ ﴿جامع ترمذی۔ باب النکاح﴾

یعنی لڑکی کا چہرہ اور ہاتھ صرف مینگتر دیکھ سکتا ہے۔

6۔جب سیدہ عائشہؓ کا ہار گم ہو گیا اور ڈھونڈتے ہوئے پیچھے رہ گئیں تو صحابی ''صفوانؓ'' کے آنے پر فوراً اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ ﴿صحیح بخاری، کتاب التفسیر سورہ نور﴾

اگر چہرہ ڈھانپنا ضروری نہ ہوتا تو یہ مومنوں کی ماں ایسا کیوں کرتی؟

☆☆☆☆☆

پردہ اور ام المومنین سیدہ عائشہؓ کا عمل:

اماں عائشہؓ جب یہ آیت پڑھتی

''وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰی''

''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار نہ کیا کرو۔''

تو اس قدر روتی کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔اور جب سیدہ سودہؓ ان سے پوچھتیں کہ آپ حج و عمرہ کے لئے کیوں نہیں جاتی؟ تو کہتی میں نے حج کر لیا ہے، اور مجھے اللہ نے حکم

دیا ہے کہ گھروں میں ٹھہری رہو۔اس حدیث کے راوی کہتے ہیں، اللہ کی قسم عائشہؓ اپنے حجرے کے دروازے سے باہر نہ نکلی،ان کا جنازہ ہی نکالا گیا۔

﴿امام قرطبی کی تفسیر ج14/117ص﴾

یہ تھا ہماری ماں کا شرم وحیائکا عالم،اور آج اس کی بیٹی چوک وچوراہوں میں بے پردہ گھومتی ہے۔نیم عریاں لباس پہنے،سکن فٹ جینز پہنے، سینے کو عریاں کر کے..........اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

لباس کیسا ہو؟

شیطان کا سب سے پہلا وار ہی یہ تھا کہ آدم اور اس کی اولاد سے، حوا اور اس کی بیٹیوں سے ردا وآنچل،لباس وحجاب اتروا دے۔''شیطان نے دونوں کو بہکایا تا کہ ان کے ستر کی چیزیں کھول دے، جو ان سے پوشیدہ تھیں'' ﴿سورہ اعراف 20﴾

آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس اتارا، جو تمھارا ستر ڈھانپتا ہے،اور تمہارے بدن کو زینت بخشتا ہے،اور بہترین لباس تو پرہیز گاری کا ہے'' ﴿سورہ اعراف 26﴾

یعنی لباس کی تعریف یہ فرمائی گئی کہ جو ستر ڈھانپے، جو عریانی کو ہوا دے وہ لباس تو نہ ہوا

''اے بنی آدم شیطان تمھیں بہکا نہ دے، جس طرح تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا اوران سے ان کے کپڑے اتروا دیئے، تا کہ ان کی شرم گاہیں ان کو کھول کر دکھا دے۔''

﴿سورہ اعراف 27﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''جہنمی عورتوں کی وہ قسم میں نے ابھی تک نہیں دیکھی جو لباس پہنے کے باوجود ننگی ہوں گی۔لڑکوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں، مٹک مٹک کر چلنے والیاں،

ان کے سر (جوڑے یا فیشن کی وجہ سے) بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح اونچے ہوں گے۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور سے آرہی ہوگی۔

﴿صحیح مسلم۔ باب النسآءِ الکاسیات﴾

اس لئے بہنوں لباس موٹا اور ساتر (پردہ پوش) ہونا چاہیے۔ ٹائٹ، چست اور سکن فٹ نہیں ہونا چاہیے۔ اور پردہ وحجاب بھی اسی طرح کا ہو، نہ کہ وہ خود زینت بن جائے۔

اللہ تعالیٰ نے پاؤں کی پازیب اور ایڑی والی جوتی ٹک ٹک وغیرہ کو عاجزی میں بدلنے کو کہا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۚ ﴿سورۃ نور 31﴾

"اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ جو زینت ان کے پاؤں میں ہے وہ ظاہر ہونے لگے۔"

نظر بازی کا فتنہ:

اللہ رب العزت قرآن میں فرماتے ہیں؛

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝

﴿سورۃ بنی اسرائیل 36﴾

بے شک کان، آنکھ اور دل کے بارے میں ہر کسی سے پوچھا جائے گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا! دونوں آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں، اور آنکھوں کا زنا (غیر مرد) کو دیکھنا ہے

﴿مسند احمد 343/2﴾

آنکھ اللہ کی کس قدر عظیم نعمت ہے، لیکن اس کا غلط استعمال کس قدر گناہ کا باعث ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر اچانک کسی غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو کیا کیا جائے؟ تو

آپ ﷺ نے فرمایا! پہلی نظر معاف ہے، دوسری بار مت دیکھو۔

﴿صحیح مسلم۔ مسند احمد۔ سنن ابی داود۔ جامع ترمذی﴾

اور قرآن کہتا ہے:

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ"

اے پیغمبر ﷺ کہہ دیجیے مومن عورتوں کو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور۔ ﴿سورۃ نور 31﴾

نبی ﷺ نے فرمایا! "نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔"

﴿الترغیب الترھیب 37/1﴾

مسلم خواتین کو مردوں نظر اٹھانے، میگزینوں، ٹیلیویژن، اور نیٹ پر ہیجان انگیز ویڈیوز، مویز اور تصاویر نہیں دیکھنی چاہیے، یہ سب حرام ہے۔

نبی ﷺ آنکھ کے شر سے پناہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ، وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ○

اے اللہ! میں پناہ مانگتی ہوں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اور اپنی زبان کے شر سے، اور اپنے دل کے شر سے، اور اپنی منی کے شر سے۔

﴿سنن ابوداود۔ سنن نسائی۔ مسند احمد﴾

کون سے رشتے غیر محرم ہیں؟

سب سے بڑا اشارہ یہ ہے کہ جس لڑکے کے ساتھ کسی زمانے/وقت میں بھی نکاح ہو سکتا ہو وہ آپ کا غیر محرم ہے۔ مثلاً تمام کزن (تایازاد، چچازاد، ماموں زاد، خالازاد، پھوپھی زاد، اپنی کزنوں کے کزن) اپنی بہنوں کے خاوند، اپنی کزنوں کے خاوند، دیور/جیٹھ، خاوند کے تمام

کزن، خاوند کے بہنوئی۔ان سب سے پردہ کرنا ہے،اور علیدگی اختیار نہیں کرنی، ان کو چھونا نہیں۔ان کے ساتھ سفر نہیں کرنا۔

دیور کے بارے میں نبی ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''دیور (جیٹھ) تو ہلاکت ہے''

﴿صحیح بخاری۔ جامع ترمذی﴾

اس بارے قرآن کا حکم:

''اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے سامنے، یا اپنے والد، یا اپنے خسر، اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے سامنے، یا اپنے بھائیوں ،بھتیجوں کے سامنے یا اپنے بھانجوں اور اپنی ہی قسم کی عورتوں کے سامنے، نیز غلام اور کنیزوں اور ان لڑکوں کے سامنے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں۔ان کے سوا کسی اور پر اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیں۔'' ﴿سورہ نور 31﴾

غیر محرم مردوں سے مس بھی نہیں کرنا:

مغرب کی دیکھا دیکھی اسلام کے قلعے میں بھی لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ ملنا جلنا بڑھتا جا رہا ہے حلانکہ اسلام میں یہ عمل حرام ہے۔اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کسی کے سر میں میخ (کیل) ٹھونک دی جائے اس عمل سے بہتر ہے کہ کسی ایسی عورت کو (یا عورت کسی مرد کو) چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔'' ﴿طبرانی﴾ خود نبی ﷺ نے بیعت لیتے وقت بھی ہاتھ نہیں ملایا، بلکہ صرف زبانی بیعت لیتے تھے۔ ﴿بخاری و مسلم﴾

اس طرح کسی اجنبی کو چھونا اور مصافحہ کرنا ہاتھ کی بدکاری ہے،لیکن ہمارے ہاں تو لڑکیاں چوڑیاں پہننے اور مہندی لگانے کے لئے اپنے ہاتھ غیر محرموں کے ہاتھ میں تھما دیتی ہیں۔

[مرَدوں کی مشابہت سے اجتناب]

نبی ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت پر لعنت فرمائی" ﴿بخاری۔ابوداؤد﴾ دوسری روایت میں ہے کہ:

نبی کریم ﷺ نے اس عورت پر لعنت فرمائی جو مردانہ لباس زیب تن کرتی ہے، اور اس مَرد پر بھی لعنت فرمائی جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے۔ ﴿جامع ترمذی۔سنن ابن ماجہ﴾

لباس میں، وضع قطع میں، چال ڈھال میں، حرکات وسکنات میں مشابہت سے بچنا چاہیے۔

[خواتین خوشبو لگا کر باہر مت جائیں]

نبی ﷺ نے فرمایا "جو عورت خوشبو لگا کر (باہر) نکلی اور جس مرد نے بھی وہ (خوشبو) سونگھی تو وہ عورت بدکار ہے۔آ کر جنابت (ناپاکی) کا غسل کرے۔" ﴿سنن نسائی﴾

نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک جو عورت خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے وہ زانیہ ہے" ﴿ابوداؤد 4173﴾

نبی ﷺ نے فرمایا! مَردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نہ ہو، اور خوشبو ہو۔اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو تو نہ ہو لیکن رنگ ہو۔ ﴿جامع ترمذی﴾

کسی مَرد سے بات کیسے کرنی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی بیویوں سے کہا:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًاo

اے نبی ﷺ کی عورتو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو کسی سے بات کرتے وقت نرم لہجے میں بات نہ کرنا، کہ جس کے دل میں بیماری ہو وہ لالچ میں پڑ جائے، اور بات اچھی ہی کرنا۔ ﴿سورہ احزاب 32﴾

یہ حکم ان عورتوں کے لئے ہے جو اس امت کی بہترین عورتیں تھیں، مادرِ ملت تھیں، اگر ایسی پاکباز عورتوں کو حکم الٰہی یہ ہے کہ ضرورت کے وقت کسی اجنبی، غیر محرم مرد سے بات کریں تو لہجہ ذرہ سخت رکھیں، آواز میں نرمی اور خوبصورتی نہ رکھیں تو آج کل کی لڑکیوں کو تو اس حکم پر بڑی سختی کے ساتھ عمل کرنا چاہیے، کسی لڑکے کے ساتھ لائیو، یا فون/موبائل پر نرم گرم گفتگو، اور پھر ایسی گفتگو جو شہوت انگیز ہو، آواز میں کشش ہو، مخاطب کے لئے ہمدردی کے جذبات ہوں، ایسی بات چیت درست اور جائز نہیں ہے۔

کتنے ہی ایسے واقعات ہوئے، جن کا آغاز ایک کال تھی اور انجام گھر سے بھاگنا، آغاز رونگ کال پر نرم گفتگو تھی، تو انجام عزت کی نیلامی، آغاز سریلی آواز کا جھکاؤ تھا تو انجام لڑکی کے بھاگنے پر باپ کی موت تھی۔ اور یہی نرم گوشہ میسج وغیرہ کا ہے۔

غیر محرم سے علیدگی اور سفر:

نبی ﷺ نے فرمایا! ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم بھی ہو، اور نہ ہی عورت محرم کے بغیر سفر پر نکلے''۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میری بیوی حج پر جانا چاہتی ہے، اور میرا نام فلاں غزوہ کے لئے لکھا جا چکا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ ﴿بخاری و مسلم﴾

یعنی جہاد جیسے عظیم فریضے سے رخصت مل رہی ہے، سبکدوش کیا جا رہا ہے، کیوں؟ کہ ایک شادی شدہ عورت کو محرم میسر آ جائے،،،،،، لیکن آہ! ہمارے ہاں کنوری لڑکیاں جو شرم و حیاء میں مثال ہوا کرتی تھیں، وہ اب لڑکوں کے ساتھ گھومتی ہیں۔

رسول ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی اختیار کرے گا تو تیسرا ان میں سے شیطان ہوتا ہے۔''

﴿الترغیب والترھیب 39/3﴾

شادی کے لئے آئیڈیل:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! شادی چار وجہ سے کی جاتی ہے:

1۔ مالداری کی بنیاد پر

2۔ حسب ونسب کی وجہ سے

3۔ حسن کی بنا پر

4۔ دینداری کی نسبت سے

اور آگاہ رہو، تمہیں ترجیحاً دین کی سعادت کی تلقین کرتا ہوں۔ ﴿بخاری ومسلم﴾

نبی ﷺ نے فرمایا! ''جب کوئی لڑکا نکاح کا پیغام بھیجے، جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے شادی کر دو، ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فساد برپا ہو جائے گا۔ ﴿جامع ترمذی﴾

نبی ﷺ کے دور میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اپنی بہن کا نکاح بلالؓ جیسے حبشی سے کر دیا تھا، اور ابو حذیفہؓ نے سالم کی شادی ہند بنتِ عتبہ سے کر دی تھی، سالم انصار کی عورت کا غلام تھا۔

شادی جلدی کر لینی چاہیے:

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے!

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحاً حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه۔

اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ وہ پاک دامنی اختیار کریں، یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔ ﴿سورہ نور 33﴾

نبی ﷺ نے فرمایا! ''اے نوجوانو کی جماعت (مرد اور عورتو) تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے اور جو طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے، یہ اس کے نفس (کی شرارتوں

) سے بچنے کے لئے ڈھال ہوگا۔ ﴿بخاری ومسلم﴾

خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری:

جنتی اور مومن عورتوں کی ایک اہم نشانی یہ بھی ہے؛

نبی کریم ﷺ نے فرمایا! ''وہ عورتیں جنتی ہیں جو (خاوندوں) کے ساتھ زیادہ محبت کرنے والی ہیں، زیادہ بچے پیدا کرنے والیاں، اپنے شوہر کی طرف آنے والیاں، جب ان کا خاوند ناراض ہو جائے تو اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہیں کہ جب تک آپ مجھ سے راضی نہیں ہوتے میں آرام نہیں کروں گی۔ ﴿سلسلۃ الاحادیث صحیحہ للبانی﴾

مزید ارشاد فرمایا! بہترین عورت وہ ہے جس کا خاوند اسے دیکھ کر خوش ہو جائے، خاوند کے حکم کے مطابق چلے، اور اپنی ذات اور اس کے مال کے بارے میں اس کی ناپسندیدہ چیزوں کو اختیار کر کے اس کی مخالفت نہ کرے۔ ﴿سنن نسائی﴾

ایک اور موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا! اے عورتو؛ تم صدقہ زیادہ کیا کرو، میں دیکھتا ہوں کہ جہنم میں تمہاری تعداد زیادہ ہے، تم شکوے زیادہ کرتی ہو اور خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو۔

﴿صحیح بخاری961، صحیح مسلم885﴾

نبی ﷺ نے فرمایا! جو عورت پانچ وقت نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ ﴿صحیح ابن حبان4163، مسند احمد1683﴾

زنا کی حرمت:

اللہ تعالی نے زنا کو حرام قرار دیا، بلکہ قریب جانے سے بھی منع فرمادیا:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً، وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿سورہ بنی اسرائیل32﴾

اور تم زنا کے قریب بھی نہ جانا، یقیناً وہ بے حیائی والا برا راستہ ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا! ابن آدم کے لئے ہر چیز کا زنا ہے، آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل خواہش کرتا اور تمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

﴿صحیح بخاری۔ صحیح مسلم﴾

زنا اور بدکاری کی سزا آخرت میں:

سمرہ بن جندب ؓ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھایا گیا کہ تنور کی طرح ایک گڑھا ہے جس میں شور اور آوازیں ہیں، جب اس میں جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں، اور آگ ان کو لپیٹے ہوئے تھی، جب شعلے ابھرتے تو اور زیادہ چیخ و پکار کرتے، تو نبی ﷺ کو بتلایا گیا کہ یہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں۔ ﴿صحیح بخاری﴾

بدکاروں کی سزا دنیا میں:

غیر شادی شدہ زنا کرنے والوں کو سو کوڑے ماریں جائیں۔ ﴿سورہ نور 1﴾

شادی شدہ بدکاروں کو سنگ سار (پتھر مار مار کر ہلاک) کیا جائے۔ ﴿صحیح مسلم﴾

ایک اور زنا:

لڑکیوں کی ہم جنسی (Homo Sex) کا عمل۔۔۔۔ یہ ایک سنگین جرم ہے۔ جس پر دونوں عورتیں کڑی اور تادیبی سزا کی مستحق ہیں، جو عورتیں ہم جنسی کا عمل کرتی ہیں وہ دونوں زانی اور ملعون ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''جب دو عورتیں ہم جنسی کا عمل کرتی ہیں تو وہ دونوں زنا کا ارتکاب کرنے والی ہوتی ہیں۔ ﴿المغنی 198/8﴾

نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''کوئی عورت کسی دوسری عورت کو ننگی نہ دیکھے، اور نہ ہی ایک چادر میں دونوں لیٹیں۔ ﴾

بیوٹی پارلر کا فتنہ:

بیوٹی پارلر کے نام پر آج فحاشی کو فروغ دیا جا رہا ہے، لڑکیوں کو باہر نکلنے کا جواز فراہم کیا جا رہا ہے۔ کیا اسلام کی بیٹیوں کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ محض میک اپ کے نام پر دوکانیں اور آفس چلائے؟ وہ میک اپ جس کا اکثر حصہ غیر شرعی ہوتا ہے۔ کیا کوئی لڑکی ہزاروں روپے خرچ کر کے اپنا ''منہ مبارک'' دھو کر، وضو بنا کر نماز پڑھے گی؟ بلکہ اکثر بہنیں نماز کی تارک ہی نظر آتی ہیں۔ نیل پالش کر کے ناخن پر پانی نہیں پہنچتا، وضو نہیں ہوتا، تو کیا وہ نماز کے لیے نیل پالش صاف کرے گی؟ مصنوعی حسن مثلاً پلکیں، وِگ، بالوں کا کلر، لینز وغیری سب جھوٹ بھی ہے اور فضول خرچی بھی۔ گودوانا (سرمہ یا سیاہی بھرنا جسم کے کسی بھی حصہ میں ''ٹاٹو'' یا ''نام'' کی شکل میں) چہرے کے بال اکھیڑنا، یا کسی بھی طریقہ سے ریموو کرنا، دانتوں کے درمیان سپیس ڈلوانا، وغیرہ یہ سب ناجائز حرکات ہیں، اس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کی نبی ﷺ نے لعنت بھیجی ہے ان عورتوں پر جو (سرمہ یا سیاہی) سے گودنا گدواتی ہیں، جو ابرو کے بال اکھڑواتی ہیں، دانتوں کو رگڑ کر خوبصورت بناتی ہیں، درحقیقت وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑنے والیاں ہیں۔ ﴿بخاری و مسلم﴾

نبی ﷺ نے ان عورتوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو بالوں کو (مصنوعی طریقے وِگ وغیرہ سے) جوڑ لگاتی ہے۔ ﴿صحیح بخاری۔ صحیح مسلم﴾

اور پھر بیوٹی پارلر انتہا درجے کی فضول خرچی بھی ہے، جو کہ شیطان کی بہن ہونے کا ثبوت بنتا ہے۔ تو بہنوں اس سے خود بھی بچنا ہے اور دوسری بہنوں کو بھی بچانا ہے۔

ناخنوں کو لمبا رکھنا بھی ناجائز ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا! ناخنوں کو، زیر ناف بالوں کو، بغل کے بالوں کو چالیس روز سے زیادہ نہ چھوڑا جائے۔ ﴿﴾

پیاری بہنوں! میں لپ سٹک کو حرام نہیں کہتا، لیکن ذرہ اتنا تو سوچ لیں کہ یہ انسانی جسم پر پگھلتی کیوں نہیں؟ کہیں یہ سور کی چربی سے تو نہیں بنی ہوتی؟

نبی کریم ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے وقت یہ بھی اقرار کرواتے تھے کہ تم سابقہ دورِ جاہلیت کی طرح زیب و زینت نہیں کیا کرو گی۔ ﴿مسند احمد 196/2﴾

عدالتی نکاح نہیں ہوتا:

کچھ عرصہ پہلے جب لڑکی گھر سے بھاگتی تو مولوی کا سہارا لیا جاتا تھا، وہیں سے دو گواہ پکڑے جاتے۔۔۔۔لیکن اب عدالتی ''سہولت'' میسر آ گئی۔لیکن یہ سب باطل ہے، ناجائز ہے، لغو ہے، زنا ہے، حرام ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے''

﴿جامع ترمذی﴾

ولی کہتے ہیں، سرپرست کو، والد، چچا، بھائی وغیرہ کو۔

نبی ﷺ نے فرمایا! ''جس عورت نے از خود اپنے ولی (سرپرست) کے بغیر نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔ ﴿جامع ترمذی﴾

امام عبدالرزاقؒ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا!

''عورت اپنا نکاح خود نہ کروائے، کیونکہ بلاشبہ بدکار عورت ہی اپنا نکاح خود کرواتی ہے''

﴿مصنف عبدالرزاق 6/10.494﴾

اور اگر کسی لڑکی کا کوئی سرپرست نہ ہو تو؟

نبی ﷺ نے فرمایا! ''ولی (سرپرست) کے بغیر نکاح نہیں ہے، اور جس (لڑکی) کا ولی نہ تو اس کا ولی سلطان (حاکمِ وقت) ہے۔ ﴿مسند احمد 4/226﴾

لڑکیوں کا ملازمت کرنا:

مغرب کی دیکھا دیکھی آج عورت باز دہے کہ وہ بھی جاب کرے گی...... حالانکہ کیسی غیر فطری بات ہے کہ اپنے خاوند اور اولاد کے کام کرنے کو تو تیار نہیں، لیکن کسی اور مرد کی پرسنل سیکڑی اور اسسٹینٹ بن جاتی ہے۔ اپنے خاوند کو اپنا آقا و سرتاج ماننے کو تیار نہیں، لیکن کسی غیر للچائے ہوئے مرد کو اپنا باس کہہ لیتی ہے۔

آج جو معاشرہ ہمارا آئیڈل بن کر رہ گیا ہے، وہ تو معاشرہ کہلانے کے قابل بھی نہیں ہے، بلکہ وہ تو جانوروں کا باڑا ہے۔ جس میں صرف جنسی آورگی کے سوا کچھ بھی پہچان باقی نہیں ہے۔ خاندانی نظام ختم ہو چکا ہے، وہی جاہلیت کی طرح عورت ایک ڈیکوریشن پیس ہے، جب چاہا یوز کر کے تبدیل کر لیا۔

ایک محمد ﷺ کی روحانی بیٹی جب جاب کے نام پر گھر نکلے گی تو............

(1) شیطان اس کے ساتھ ہوگا۔ (2) کسی غیر محرم کے ساتھ ٹرانسپورٹ پر سفر کرے گی (3) حجاب کے بغیر جانا ہوگا، کیوں کہ مَردوں کے شانہ بشانہ جو چلنا ہے۔ (4) خاوند کی جگہ باس کی جھڑکیاں برداشت کرنا ہوں گی۔ (5) غیر محرموں سے بات چیت، سلام کلام، کھانا پینا چلانا ہوگا۔ (6) گھر کا، بال بچوں کا، کھانا پکانے کا، گھر کے سامان کا اللہ ہی حافظ ہوگا۔ (7) لے دے کے ان کاموں کے لئے کوئی الگ ملازمہ رکھنی ہوگی، اور خود کسی اور کی ملازمہ بنا ہوگا۔ (8) بچوں کی تربیت کے لئے آیا ہوگی، اور بچے ماں کے پیار اور تربیت سے محروم ہوں گے۔ (9) عورت مرد کی عزت نہیں کرے گی کہ میں بھی کماتی ہوں۔ (10) اس کمانے

کے فخر میں وہ یہ بھی سوچ سکتی ہے کہ میں خاوند کے بغیر بھی رہ سکتی ہوں۔(11)اور اس کی عزت کی نیلامی کسی بھی وقت ہوسکتی ہے، بلکہ وہ خود بھی اس رستے کی مسافر بن سکتی ہے۔ بہر کیف عورت کو گھر میں ٹکی رہنے کا حکم ربانی ہے،اور وہ گھر کی ملکہ ہے اس گھر کی قیدی نہیں ۔ہاں جو کام عورتوں کے کرنے والے ہیں وہ عورت ہی کرے گی۔مثلاً لیڈی ٹیچر، لیڈی ڈاکٹر وغیرہ۔

موسیقی حرام ہیں:

اسلام میں موسیقی حرام ہے، کچھ روشن خیال طبقے اس کو جائز قرار دیتے ہیں لیکن یہ قطعاً غلط ہے۔ یہ معاشرے کے بگاڑ کا بہت بڑا سبب ہے،اور اللہ کی رحمت سے دوری کا موجب ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا، ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں ساز بج رہا ہو''۔ ﴿سنن نسائی﴾

نبی ﷺ نے فرمایا! لوگ شراب کا نام بدل کر پئیں گے،اور گانوں کی دھنوں اور گیتوں سے ان کی تفریح کا سامان کیا جائے گا، اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا،اور بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔﴿ابن ماجہ 4020﴾

متفرق

۔[قرآن اور دین کے علم سے لگاؤ]

ہم سکول و کالج میں بارہ، چودہ سال پڑھ لیتے ہیں، لیکن ہمیں قرآن پڑھنا بھی نہیں آتا ہوتا، جبکہ ہم کہتے نظر آتے ہیں کہ دونوں کام ساتھ ساتھ کرتے ہیں، لیکن اتنے سال تو کیا اتنے مہینے اور اتنے ہفتے بھی دین کی سمجھ بوجھ پر نہیں لگے ہوتے، دنیا کی تعلیم ''فن'' کہلا سکتی ہے، علم نہیں، اگر چہ اس کا انکار نہیں ہے۔ لیکن علم دین کا ہوتا ہے جو کہ حاصل کرنا فرض ہے۔

نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

﴿صحیح مسلم﴾

اور یہی پیغمبر دو جہاں ﷺ جن کی عقیدت کا ہم دم بھرتے ہیں وہ ہم پر مقدمہ کریں گے

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝

﴿سورہ فرقان 30﴾

"اور اس دن رسول کہیں گے، اے میرے رب میری قوم نے قرآن کو چھوڑ رکھا تھا،،

[والدین کی فرمابرداری] وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ

اِحْسَانًا ۔۔۔۔۔ ﴿بنی اسرائیل 24﴾

اور تمہارے رب کا فیصلہ ہے کہ تم اس کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو، اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا، اور ان سے بات نرمی سے کرنا۔ اور عجز و نیاز سے ان کے آگے بچھے رہنا، اور دعا کرنا" اے پروردگار جیسے انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا تھا، تو بھی اب ان کے حال پر رحم فرما،،

آج کل کے نوجوان بالکل ماں باپ کی اطاعت و فرنبرداری نہیں کرتے، حالانکہ باپ جنت کا دروازہ ہے اور ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ بنی ﷺ نے فرمایا" جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر اور رزق میں برکت ہو اسے چاہیے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

﴿بخاری۔ مسند احمد﴾

[نشہ سے بچنا] بدقسمتی کی بات ہے کہ کسی زمانے میں صرف لڑکے ہی نشہ کیا کرتے تھے،

لیکن اب لڑکیاں بھی اس لعنت میں مبتلا ہو چکی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا! بے شک اللہ تعالی نے شراب، جوا، ڈھولک کو حرام کیا ہے۔اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

﴿مسند احمد۔ سنن ابی داود﴾

ہمارے ہاں کس قدر یہ آورگی عام ہے، سگریٹ، پان، نسوار شیشہ، گٹکا، چرس، ہیروئن، ٹیکا جات، مختلف سپاریاں، اور نا جانے کیا کیا؟ یہ سب گمراہی ہیں، ان سے بچنا ہے

[**بری دوستی سے بچنا**] اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا○ اس دن کہا جائے گا، اے کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔﴿سورہ فرقان 28﴾

نبی ﷺ نے فرمایا! تو صرف مومن کو اپنا ہم نشین بنا۔﴿جامع ترمذی﴾ اس لئے بہنوں واہیات لڑکیوں کی دوستی سے خود کو بچانا ہے۔

[**فضولیات سے اجتناب**] نبی ﷺ نے فرمایا! مسلمان آدمی کی خوبی ہے کہ وہ بے مقصد کام چھوڑ دیتا ہے ﴿جامع ترمذی﴾

اس لئے ویڈیو گیمز (موبائل یا کمپوٹر) فیس بک پر اور SMS لغویات سے بچنا چاہیے

مومن عورتوں کی خوبیاں:

☆ نبی ﷺ نے فرمایا! "پوری دنیا سامان ہے، اور دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے"

﴿صحیح مسلم﴾

☆ نبی ﷺ نے فرمایا! جس عورت نے بغیر کسی وجہ سے طلاق مانگی، اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ ﴿جامع ترمذی۔ سنن ابی داود﴾